زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت، فضائل، مسائل

اورادا کرنے کا آسان طریقہ وفارمولہ

مرتِّب : محمد عاصم عصمه الله تعالي، فاضل ومتخصص جامعه دارالعلوم کراچی

زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت، فضائل، مسائل اور ادا کرنے کا آسان طریقہ وفارمولہ

دینِ اسلام کی بنیاد جن ارکان پر رکھی گئی ہے، ان میں نماز کے بعد دوسرا اہم بنیادی رکن زکوٰۃ ہے، قرآن مجید میں تقریباً اٹھائیس (۲۸) مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، یہ ایسا مالی فریضہ اور پاکیزہ عبادت ہے جو تقریباً تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں جاری رہی، اس کے نصاب، مقدار اور مصرف کی صورتیں اگرچہ مختلف رہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کا کچھ نہ کچھ حصہ خرچ کرنے کا حکم سب شریعتوں میں یکساں پایا جاتا ہے اور نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر دردناک عذاب کی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلے چند فضائل تحریر کئے جاتے ہیں، تاکہ زکوٰۃ ادا کرنے کا شوق بڑھے اور خوشدلی سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کریں، اس کے بعد چند وعیدیں ذکر کی جائیں گی۔

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہے

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ[الأعراف: 156]

”میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، چنانچہ میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھیں۔ (آسان ترجمۂ قرآن)“

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والا مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خاص مستحق ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی رحمت کا مستحق ہو، اس سے تمام آفتیں، مصیبتیں، پریشانیاں اور حادثات ونقصانات دور کر دیئے جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال بڑھتا ہے

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ [الروم: 39]

”اور جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے دیتے ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔“

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بظاہر ہمیں کچھ مال کم ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے،

لیکن اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے درحقیقت مال میں اضافہ ہوتا ہے، کمی نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کمالِ اسلام کے لئے ضروری ہے

إِنَّهُ مِنْ تَمَامِ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ (المعجم الكبير 18/ 8)

"تمہارے اسلام کے مکمل ہونے میں یہ بات شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مؤمن کا ایمان و اسلام اس وقت تک کامل اور مکمل نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنی شرائط کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی پر عمل نہ کرلے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کا شر دور ہوتا ہے

إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّه(المستدرك – 1/ 389)

"اگر تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اپنے آپ سے اس مال کے شر کو دور کردیا۔"

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر ہولناک عذاب

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّـــةَ وَلَايُنْفِقُونَهَا فِي سَـبِيلِ اللّهِ فَبَشِّـرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. يَوْمَ يُحْمٰي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ[التوبة:34، 35]

"اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو، جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ، جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔" (آسان ترجمۂ قرآن)

یہ وعید اس مال کے لئے ہے، جس کے شریعت کی طرف سے مقرر کردہ حقوق ادا نہ کئے گئے ہوں، جن میں سب سے اہم زکوٰۃ کی ادائیگی ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ویسے تو مالِ زکوٰۃ جہنم کی آگ میں تپاکر اس شخص کا پورا جسم داغا جائے گا، مگر خاص طور پر پیشانی، پہلو اور پشت کا ذکر اس لئے فرمایا کہ ایسا بخیل آدمی جو اپنا سرمایہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نہیں چاہتا، جب اس کے سامنے کوئی فقیر و مسکین اور زکوٰۃ کا طلب گار آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی پیشانی پر بل پڑتے ہیں، پھر وہ اس سے نظریں چُرا کر دائیں یا بائیں پہلو موڑتا ہے اور پھر پُشت پھیر کر چلا جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اس لئے عذاب کے لئے ان تین اعضا کو خاص طور پر ذکر کیا ہے، ورنہ درحقیقت یہ عذاب جسم کے سارے اعضاء کو ہوگا، العیاذ باللہ۔

زکوٰۃ ادانہ کرنے والے پر زہریلے سانپ کا عذاب

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ (صحيح البخاري،رقم الحديث:4565)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو (آخرت میں) اس کا مال نہایت زہریلا سانپ بن کر اس کی گردن میں طوق کی طرح پہنا دیا جائے گا، جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں (جس کی تو زکوٰۃ ادا نہ کرتا تھا، یہ اسی کا عذاب ہے)۔"

زکوٰۃ ادانہ کرنے پر قحط سالی کا عذاب

وَمَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلاَّ ابْتَلَاهُمْ اللَّهُ بِالسِّنِينَ. (المعجم الأوسط،رقم الحديث:4577)

ترجمہ: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ ان پر قحط سالی مسلط فرما دیتا ہے۔

مذکورہ بالا مختصر تفصیلات سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے، اس لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کے اہتمام کے ساتھ ساتھ اس میں ہر قسمی کوتاہیوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں چند کوتاہیاں

بعض لوگوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں مختلف کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ بعض لوگ اپنے اموالِ زکوٰۃ (سونا، چاندی، مالِ تجارت اور رقم) کا حساب کئے بغیر اندازے سے زکوٰۃ دیدیتے ہیں، اس بات کا اہتمام نہیں کرتے کہ جتنی زکوٰۃ ان پر واجب تھی وہ سب ادا ہو گئی ہے یا نہیں، یہ طرزِ عمل درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح بلا حساب زکوٰۃ کی ادائیگی سے اگر کچھ مال کی زکوٰۃ ادا نہ ہوئی تو اس کا گناہ ہو گا۔

۲۔ بعض لوگ اموالِ زکوٰۃ کی قیمتِ خرید لگاتے ہیں یا جتنی رقم خرچ کر کے وہ مال تیار ہوا، اُس قیمت کے حساب سے زکوٰۃ دیتے ہیں، یہ طریقہ بھی درست نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ان اموال کی بازاری قیمتِ فروخت لگانی چاہئے، جس کی مزید تفصیل صفحہ نمبر 6 پر درج ہے۔

۳۔ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے تمام اموال (سونا، چاندی، مالِ تجارت اور رقم) کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، بعض اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بعض کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ بھی کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ ایک تفصیلی فارم مثالوں کے ساتھ شائع کیا جائے، تاکہ عوام الناس کے لئے اس کے ذریعہ زکوٰۃ کا حساب لگانا آسان ہو جائے۔

چند بنیادی مسائل

ا۔ صاحبِ نصاب:

زکوۃ فرض ہونے کیلئے صاحبِ نصاب ہونا ضروری ہے اور صاحبِ نصاب سے مراد وہ عاقل بالغ مسلمان ہے جس کی ملکیت میں واجب الاداء قرض کو منہا (منفی) کرنے کے بعد میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر نقد رقم یا مالِ تجارت ہو، یا کچھ سونا، کچھ چاندی، کچھ رقم اور کچھ مالِ تجارت ہو، یا ان سب کا یا بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زائد ہو تو ایسا شخص صاحبِ نصاب کہلائے گا، اور صاحبِ نصاب بننے کے ایک قمری (اسلامی) سال بعد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

نوٹ (۱): سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ صرف اس وقت شمار ہو گا جب باقی تین اموالِ زکوۃ (چاندی، مالِ تجارت اور رقم) میں سے کچھ بھی نہ ہو، ورنہ چاندی کا نصاب شمار ہو گا، مثلاً اگر کسی کی ملکیت میں تین تولے سونا ہو اور اس کے علاوہ اس کی ملکیت میں کچھ چاندی یا کچھ مالِ تجارت یا کچھ رقم ہو چاہے معمولی سی رقم ہو (جیسا کہ آج کل عام طور پر لوگوں کی ملکیت میں کچھ نہ کچھ رقم ہوتی ہی ہے) اور وہ مجموعی طور پر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر ہو تو وہ بھی صاحبِ نصاب ہے اور اس پر بھی زکوۃ فرض ہے۔

نوٹ (۲): صاحبِ نصاب کے اموالِ زکوۃ میں سال کے درمیان میں کمی بیشی کا اعتبار نہیں، بلکہ قمری سال مکمل ہونے پر نصابِ زکوٰۃ پورا ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ البتہ اگر اموالِ زکوٰۃ بالکلیہ ختم ہو جائیں تو پھر وہ صاحبِ نصاب نہیں رہے گا، اس کے بعد دوبارہ صاحبِ نصاب بننے پر نصابِ زکوٰۃ کا نیا قمری (اسلامی) سال شمار ہو گا۔

نوٹ (۳): صاحبِ نصاب کی ہر ہر چیز پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، بلکہ نصاب کا قمری سال پورا ہونے پر جو

بھی اموالِ زکوٰۃ ملکیت میں ہوں گے، ان سب کی زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی، چاہے ان میں سے کوئی چیز چند دن پہلے ملکیت میں آئی ہو۔

۲۔ مستحقِ زکوٰۃ:

زکوٰۃ کا مستحق شرعاً وہ مسلمان ہے جو سید یعنی ہاشمی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں واجب الاداء قرض منہا (منفی) کرنے کے بعد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس قدر چاندی کی مالیت کے برابر نقد رقم یا مالِ تجارت یا ضروریات سے زائد ساز و سامان نہ ہو، یا ان پانچوں (سونا، چاندی، نقد رقم، مالِ تجارت اور فالتو سامان) میں سے سب یا بعض کا مجموعہ مل کر بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہ ہو۔

۳۔ قمری (اسلامی) سال:

زکوٰۃ قمری (اسلامی) سال کے حساب سے ادا کرنا ضروری ہے، شمسی سال کے حساب سے ادا کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ شمسی سال میں قمری سال کی بنسبت دس دن زیادہ ہوتے ہیں، جس سے تقریباً پینتیس، چھتیس سال میں ایک سال کی زکوٰۃ کم ادا ہو گی۔

۴۔ قیمتِ فروخت:

زکوٰۃ نکالتے وقت قیمتِ خرید کے بجائے قیمتِ فروخت کا اعتبار ہے، البتہ قیمتِ فروخت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنے کے تین طریقے ہیں:

(۱)۔۔۔ ”ریٹیل قیمتِ فروخت“ یعنی ہر ہر چیز کی الگ، الگ قیمتِ فروخت، یعنی جس قیمت پر ایک دکان دار عام گاہک کو فروخت کرتا ہے۔

(۲)۔۔۔ ”ہول سیل (تاجرانہ) قیمتِ فروخت“ یعنی زیادہ مقدار میں سامان فروخت کرنے کی صورت میں رعایتی قیمتِ فروخت، یہ قیمت عموماً ریٹیل قیمت سے کم ہوتی ہے۔

(۳)۔۔۔ ”اسٹاک قیمتِ فروخت“ پورا اسٹاک اکٹھا بیچنے کی قیمتِ فروخت اور یہ عام طور سے ہول سیل قیمتِ فروخت سے بھی کم ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک دکان دار کتابوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہے، جب وہ کسی کتاب کا ایک نسخہ کسی گاہک کو بیچتا ہے تو وہ اسے عام بازاری قیمت مثلاً سو (100) روپے میں بیچتا ہے، یہ سو (100) روپے

اس کتاب کی ”ریٹیل قیمتِ فروخت“ کہلاتی ہے۔

اور اگر یہی کتاب وہ زیادہ مقدار میں بیچتا ہے تو اس صورت میں وہ ہول سیل (تاجرانہ) قیمت کے ساتھ بیچتا ہے، مثلاً دکان دار نے اس کتاب کے پچاس (50) نسخے اکٹھے بیچ دیئے، اور ہر ایک نسخے کی قیمت پچانوے (95) روپے لگائی تو پچانوے (95) روپے اس کتاب کی ”ہول سیل (تاجرانہ) قیمتِ فروخت“ کہلاتی ہے۔

اور اگر دکان دار اپنی دکان کی تمام کتابوں کا اسٹاک اکٹھے بیچ دے تو اس صورت میں عموماً ”ریٹیل قیمت“ اور ”ہول سیل قیمت“ سے بھی کم قیمت مقرر ہوتی ہے، ہماری اس مثال میں دکان دار اپنی کتابوں کا مکمل اسٹاک اس طرح بیچ دے کہ ایک کتاب کی قیمت نوے (90) روپے یا اس سے بھی کم ہو تو یہ ”اسٹاک قیمتِ فروخت“ کہلاتی ہے۔

نصاب پر قمری سال پورا ہونے کے دن جب دکان دار اپنی دکان میں موجود اسٹاک کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اگر ”ریٹیل قیمتِ فروخت“ کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرے تو یہ بلاشبہ جائز ہے، لیکن اگر اس کے لئے ہر ہر چیز کی الگ، الگ قیمت فروخت کا حساب لگانا مشکل ہو اور وہ ”ہول سیل (تاجرانہ) قیمتِ فروخت“ کے اعتبار سے حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر وہ پورے اسٹاک کی قیمتِ فروخت کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو اس کی بھی گنجائش ہے، تاہم احتیاط اس میں ہے کہ ”ہول سیل (تاجرانہ) قیمتِ فروخت“ کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرے۔ (ماخذہٗ، رجسٹر فتاویٰ دارالافتاء دارالعلوم کراچی بتصرف:19/1846)

فارم برائے ادائیگی زکوٰۃ

نمبر شمار	قابلِ زکوٰۃ اثاثے/Assets[1]	قیمت
1	1۔ سونا(Gold) جس شکل میں اور جس مقصد کیلئے بھی ہو۔	100,000
2	2۔ چاندی(Silver) جس شکل میں اور جس مقصد کیلئے بھی ہو۔	50,000
3	3۔ نقدی چاہے اپنے پاس ہو یا بینک میں ہو۔	100,000
4	مستقبل میں کسی بھی مقصد مثلاً شادی، مکان یا حج وغیرہ کیلئے جمع شدہ رقم۔	300,000
5	امانت جو سونے، چاندی، مالِ تجارت اور رقم کی صورت میں رکھوائی گئی ہو۔	50,000
6	ادھار (جس کے ملنے کی امید ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دیا ہو یا کوئی چیز بیچنے کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔	50,000
7	بچت سرٹیفیکیٹ مثلاً FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی)[1]	200,000
8	غیر سودی بینکوں کے سرٹیفکیٹ کی مکمل قیمت۔	100,000
9	انشورنس پالیسی میں جمع کرائی گئی اصل رقم۔[2]	50,000
10	فیملی تکافل کے PIA یا PIF فنڈ کی موجودہ ویلیو۔	50,000
11	سیکورٹی میں دی گئی رقم۔	100,000
12	کمیٹی (بیسی) اگر ابھی وصول نہیں ہوئی تو اس میں جمع کرائی گئی رقم۔	50,000
13	4۔ مالِ تجارت، یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا سامان اور جائیداد وغیرہ۔[3]	1,500,000
14	خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کیلئے خریدا گیا۔	600,000
15	تیار شدہ مال کا اسٹاک۔	500,000
16	کاروبار میں اپنی شراکت کے بقدر حصہ (قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)۔	1,000,000
17	شیئرز جو تجارت کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی موجودہ مارکیٹ ویلیو۔	100,000
18	جو شیئرز نفع کی غرض سے خریدے ہوں، ان میں کمپنی کے ناقابلِ زکوٰۃ اثاثے جیسے بلڈنگ اور مشینری وغیرہ کو منہا کرسکتے ہیں، لیکن احتیاطاً ان کی بھی پوری قیمت پر زکوٰۃ ادا کرنا بہتر ہے۔	100,000
	قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی کل مالیت:	**5,000,000**

(1) موجودہ حالات میں ان کا خریدنا اگرچہ جائز نہیں ہے۔

(2) انشورنس پالیسی لینا بھی جائز نہیں ہے۔

(3) اگر جائیداد خریدتے وقت بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کی نیت سے خریدی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

[2]قابلِ زکوٰۃ اثاثوں سے منہا (منفی) کی جانے والی مالی ذمہ داریاں / Liabilities

نمبر شمار	وہ رقوم جو منہا کی جائیں گی	قیمت
1	1۔ واجب الاداء قرضہ۔[1]	500,000
2	کمیٹی (بیسی) اگر وصول کر لی ہے تو اس کی بقیہ اقساط۔	200,000
3	یوٹیلیٹی بلز جو ذمہ میں واجب ہو چکے ہوں۔	50,000
4	ملازمین کی تنخواہیں جو اپنے اوپر واجب ہو چکی ہوں۔	100,000
5	گزشتہ سالوں کی ذمہ میں واجب الاداء زکوٰۃ، عشر اور قربانی وغیرہ کی رقوم۔	50,000
6	قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی بقیہ قسطیں۔[2]	100,000
	کل مالیت:	**1,000,000**

(1) وہ بڑے بڑے تجارتی قرضے جن سے نا قابلِ زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، انہیں منہا نہیں کیا جائے گا۔ (مأخذہٗ رجسٹر فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی: 1085/61)

(2) اس میں یہ تفصیل ہے کہ قسطوں پر خریدی ہوئی چیز اگر بیچنے کی نیت سے لی ہے تو اس کی تمام اقساط منہا کی جائیں گی اور اگر بیچنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے خریدی ہے تو ایک سال تک واجب الاداء قسطیں منہا کی جاسکتی ہیں۔ (مأخذہٗ رجسٹر فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی: 2075/54)

نوٹ: بطورِ نمونہ اس فارم کو پُر کیا گیا ہے، آپ اگلے خالی فارم میں اپنے قابلِ زکوٰۃ اثاثے جمع کرنے کے بعد، اس میں سے منہا کی جانے والی مالی ذمہ داریاں منفی کر کے اپنی زکوٰۃ کا حساب با آسانی کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔

زکوٰۃ نکالنے کا فارمولہ نمبر 1:

قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی رقم - منہا کی جانے والی ذمہ داریوں کی رقم = قابلِ زکوٰۃ رقم ÷ 40 = زکوٰۃ کی فرض مقدار

100,000=40÷4,000,000=1,000,000−5,000,000

زکوٰۃ نکالنے کا فارمولہ نمبر 2:

قابلِ زکوٰۃ رقم × 2.5 ÷ 100 = زکوٰۃ کی فرض مقدار

100,000=100÷2.5×4,000,000

دونوں فارمولوں سے معلوم ہوا کہ چالیس لاکھ پر ایک لاکھ زکوٰۃ فرض ہے۔

فارم برائے ادائیگی زکوٰۃ

نمبر شمار	قابلِ زکوٰۃ اثاثے/Assets[1]	قیمت
1	1۔ سونا(Gold) جس شکل میں اور جس مقصد کیلئے بھی ہو۔	
2	2۔ چاندی(Silver) جس شکل میں اور جس مقصد کیلئے بھی ہو۔	
3	3۔ نقدی چاہے اپنے پاس ہو یا بینک میں ہو۔	
4	مستقبل میں کسی بھی مقصد مثلاً شادی، مکان یا حج وغیرہ کیلئے جمع شدہ رقم۔	
5	امانت جو سونے، چاندی، مالِ تجارت اور رقم کی صورت میں رکھوائی گئی ہو۔	
6	ادھار (جس کے ملنے کی امید ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دیا ہو یا کوئی چیز بیچنے کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔	
7	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی)[1]	
8	غیر سودی بینکوں کے سرٹیفکیٹ کی مکمل قیمت۔	
9	انشورنس پالیسی میں جمع کرائی گئی اصل رقم۔[2]	
10	فیملی تکافل کے PIA یا PIF فنڈ کی موجودہ ویلیو۔	
11	سیکورٹی میں دی گئی رقم۔	
12	کمیٹی (بیسی) اگر ابھی وصول نہیں ہوئی تو اس میں جمع کرائی گئی رقم۔	
13	4۔ مالِ تجارت، یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا سامان اور جائیداد وغیرہ۔[3]	
14	خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کیلئے خریدا گیا۔	
15	تیار شدہ مال کا اسٹاک۔	
16	کاروبار میں اپنی شراکت کے بقدر حصہ (قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)۔	
17	شیئرز جو تجارت کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی موجودہ مارکیٹ ویلیو۔	
18	جو شیئرز نفع کی غرض سے خریدے ہوں، ان میں کمپنی کے ناقابلِ زکوٰۃ اثاثے جیسے بلڈنگ اور مشینری وغیرہ کو منہا کر سکتے ہیں، لیکن احتیاطاً ان کی بھی پوری قیمت پر زکوٰۃ ادا کرنا بہتر ہے۔	
	قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی کل مالیت:	

(1) موجودہ حالات میں ان کا خریدنا اگرچہ جائز نہیں ہے۔

(2) انشورنس پالیسی لینا بھی جائز نہیں ہے۔

(3) اگر جائیداد خریدتے وقت بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کی نیت سے خریدی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

[2]قابلِ زکوٰۃ اثاثوں سے منہا (منفی) کی جانے والی مالی ذمہ داریاں / Liabilities

نمبر شمار	وہ رقوم جو منہا کی جائیں گی	قیمت
1	1۔واجب الاداء قرضہ۔[1]	
2	کمیٹی(بیسی) اگر وصول کرلی ہے تو اس کی بقیہ اقساط۔	
3	یوٹیلیٹی بلز جو ذمہ میں واجب ہو چکے ہوں۔	
4	ملازمین کی تنخواہیں جو اپنے اوپر واجب ہو چکی ہوں۔	
5	گزشتہ سالوں کی ذمہ میں واجب الاداء زکوٰۃ، عشر اور قربانی وغیرہ کی رقوم۔	
6	قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی بقیہ قسطیں۔[2]	
	کل مالیت:	

(1) وہ بڑے بڑے تجارتی قرضے جن سے نا قابلِ زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، انہیں منہا نہیں کیا جائے گا۔(مأخذہٗ رجسٹر فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی:1085/61)

(2) اس میں یہ تفصیل ہے کہ قسطوں پر خریدی ہوئی چیز اگر بیچنے کی نیت سے لی ہے تو اس کی تمام اقساط منہا کی جائیں گی اور اگر بیچنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے خریدی ہے تو ایک سال تک واجب الاداء قسطیں منہا کی جاسکتی ہیں۔(مأخذہٗ رجسٹر فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی:2075/54)

زکوٰۃ نکالنے کا فارمولہ نمبر1:

قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی رقم - منہا کی جانے والی ذمہ داریوں کی رقم = قابلِ زکوٰۃ رقم ÷ 40 = زکوٰۃ کی فرض مقدار

زکوٰۃ نکالنے کا فارمولہ نمبر2:

قابلِ زکوٰۃ رقم × 2.5 ÷ 100 = زکوٰۃ کی فرض مقدار

مرتِّب: محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ، فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

اشاعتِ ثانی: 26، شعبان، 1441ھجري

facebook.com/m.asim1080